بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فرقوں میں جماعت کی پہچان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی :	اللہ تبارک وتعالٰی ..	اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام	صرف ایک	یعنی :	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ..	فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی :	اللہ کا پسندکردہ دین اسلام ..	فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی :	اللہ کا رکھا ہوا نام مسلم ..	فرقہ وارانہ نام نہیں
ہماری محبت	صرف ایک	یعنی :	اللہ تعالٰی سے تعلق ..	دنیوی تعلقات نہیں
وجہ افتخار	صرف ایک	یعنی :	ایمان باللہ العظیم ..	وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متفق
ہیں تو ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔
تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

جماعت المسلمین

جماعت المسلمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سلسلۂ اشاعت ۱۲۷

فرقوں میں جماعت کی پہچان

شعبان ۱۴۱۲ھ

آپ تسلیم کریں یا نہ کریں دین اسلام کو اتنا نقصان غیر مسلموں نے نہیں پہنچایا جتنا اسلام کے ماننے والوں نے پہنچایا۔ یہ الگ بات ہے کہ کسی نے دانستہ اور کسی نے نادانستہ طور پر۔ یہی وجہ ہے کہ آج

اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (آل عمران ـ ۱۳۹) تم ہی غالب رہو گے اگر تم مؤمن ہوئے۔

جیسی بشارت پانے والی امت غیروں کے لئے تر نوالہ بنی ہوئی ہے۔ وہ امت جسے پوری دنیا پر حکمرانی کرنی تھی آج کشکول لئے غیر مسلموں کے پیچھے پیچھے پھر رہی ہے۔ حد تو یہ ہے کہ مسلمان حکومتوں کے فیصلے غیر مسلم حکومتوں کے ہاں سے ہو کر آتے ہیں اور اگر کوئی مسلمان حکومت اس کو ناگوار سمجھے تو اس کا تختہ الٹ دیا جاتا ہے۔ یہ سب کچھ کیوں اور کیسے ہو رہا ہے؟ اس کی بہت سی وجوہات کے ساتھ ایک طویل داستان ہے لیکن فی الحال نہایت اختصار سے کام لیتے ہوئے ہم صرف بنیادی وجہ کو منظر عام پر لانے کی کوشش کریں گے۔ وہ بنیادی وجہ یہ ہے کہ وہ ضابطۂ حیات جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ماننے والوں کے لئے پسند فرمایا ہے اسے چھوڑ دیا اور وہ ضابطۂ حیات اسلام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (مائدہ ـ ۳) میں نے تمہارے لئے بلحاظ دین اسلام کو پسند کیا ہے۔

اسلام کو پس پشت ڈال دیا گیا۔ دین اسلام کو مکمل طور پر رد کرنے کی جرأت تو کسی کو نہ ہوئی کیونکہ اللہ رب العزت نے

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ (آل عمران ـ ۸۵) اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو تلاش کرے وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا۔

فرما کر اسلام سے فرار کے تمام راستے بند کر دئے تو دنیا پرست ملاؤں نے اسلام کے اندر ہی رہ

گل کھلانے شروع کر دئے مثلاً مسلمین کو قرآن مجید اور حدیث سے بیگانہ کر کے رسم و رواج میں جکڑ دیا۔ غیروں نے صورت حال کو بھانپتے ہوئے تفرقہ بازی کا بیج بویا، اختلافات کو ہوا دی اور ملاؤں کو ہتھیار کے طور پر استعمال کیا۔ مولوی بھی آستین کے سانپ ثابت ہوئے، نادان حکام نے ان کا بھرپور ساتھ دیا۔ اس طرح غیروں کی سازش کارگر ثابت ہوئی اور اس امت نے جسے

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا (آل عمران - ۱۰۳) اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (دین) کو مضبوطی سے پکڑ لو۔

جیسا حکم مل چکا تھا اور

وَلَا تَفَرَّقُوْا (آل عمران - ۱۰۳) فرقے فرقے نہ بنو۔

جیسی تلوار جس کے سر پر لٹک رہی تھی۔ ذرہ بھر بھی خوف نہ کھایا۔ فرقہ بندی کی ابتداء کر دی۔ اسلام کو مذاہب میں بدل دیا۔ فرقوں نے فرقہ وارانہ نام رکھ لئے اور اپنے آپ کو مختلف شخصیات سے منسوب کر لیا۔ مختلف جماعتیں وجود میں آگئیں۔ شریعت کی جگہ طریقت نے لے لی۔ فقہ کے نام سے شریعت سازی کی گئی۔ فتووں کے ذریعہ دین میں ملاوٹ کی گئی۔ تقلید کو لازم کر دیا گیا جس نے ڈیپ فریزر کا کام کیا۔ تحقیق کے دروازے بند کر دئے گئے۔

"اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَةٌ (میری امت کا اختلاف رحمت ہے)" جیسی حدیثیں گھڑ کر اختلاف جس کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاکت کا باعث بتایا تھا، رحمت سمجھا جانے لگا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا (صحیح بخاری) اختلاف نہ کیا کرو اس لئے کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے انہوں نے اختلاف کیا تھا لہٰذا ہلاک ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا (روم - ۳۱-۳۲) اور تم مشرکین میں سے نہ ہو جانا (یعنی) ان لوگوں میں سے (نہ ہو جانا) جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور فرقے فرقے ہو گئے۔

اس فرمانِ الٰہی سے بھی کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ مزید برآں اللہ رب العالمین

نے فرقہ بندی کے دلدادہ افراد کے سوئے ہوئے ضمیر کو جھنجوڑتے ہوئے یہاں تک فرمایا:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْھُمْ فِیْ شَیْءٍ اِنَّمَآ اَمْرُھُمْ اِلَی اللّٰہِ (انعام - ۱۶۰)

(اے رسول) بیشک جو لوگ اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں اور فرقے فرقے بن جائیں آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ان کا معاملہ تو اللہ کے حوالے ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تو فرقوں کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے تعلق ہی نہ رکھا لیکن کوئی ٹس سے مس نہ ہوا اور پھر سب کچھ ہو گیا جو نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ امت کا شیرازہ بکھر گیا، اجتماعیت پارہ پارہ ہو گئی، امت کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اب حال یہ ہے کہ فرقے دندناتے پھر رہے ہیں بلکہ

کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْھِمْ فَرِحُوْنَ (روم - ۳۲)

تمام گروہ جو کچھ ان کے پاس ہے اسی میں مگن ہیں۔

کے مصداق اپنے حال میں مست ہیں۔ یوں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ ذیل پیشن گوئی سو فی صد پوری ہو گئی:۔

وَاِنَّ ھٰذِہِ الْمِلَّۃَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ، ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِی النَّارِ وَوَاحِدَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ وَھِیَ الْجَمَاعَۃُ (سنن ابی داؤد وسندہ صحیح)

اور یہ ملت تہتر (۷۳) حصوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ بہتر (۷۲) دوزخ میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا اور وہ جماعت ہو گی۔

یاد رہے امت میں جتنے بھی فرقے بنے ہیں وہ کسی ہندو، سکھ یا عیسائی نے نہیں بنائے بلکہ یہ فرقے کلمہ گو مسلمانوں ہی کی پیداوار ہیں جبکہ اس کے برعکس ہر فرقے کا مولوی اپنی تقریر اور خطاب کا آغاز عموماً وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (آل عمران - ۱۰۳) ہی سے کرتا ہے۔ یہ فرقہ پرست

وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْبَیِّنٰتُ وَاُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ (آل عمران - ۱۰۵)

اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقے فرقے بن گئے اور جنہوں نے واضح دلائل آجانے کے بعد اختلاف کیا، ایسے لوگوں کے لئے بڑا عذاب ہے۔

جیسی آیات کی تلاوت بھی خوب کرتے ہیں۔ انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ فرقہ بندی شرک ہے

(روم - ۳۱ - ۳۲) فرقہ بندی کفر ہے (آل عمران - ۱۰۵ - ۱۰۶) فرقہ بندی بغاوت ہے (آل عمران - ۱۰۳) فرقہ بندی عذاب ہے (انعام - ۶۵) اور فرقہ بندی حرام ہے (آل عمران - ۱۰۳) لیکن اس کے باوجود مسلمان ہیں کہ فرقہ بندی کو بچھڑے ہوئے دوست کے مانند گلے سے لگائے ہوئے ہیں بلکہ مزید کونپلیں نکال رہے ہیں ایسے حالات میں ایک عام آدمی تو فرقوں میں ایسا جکڑا ہوا ہے کہ بھڑک بھی نہیں سکتا لیکن وہ جو حق کا متلاشی اور اپنی نجات کے لئے سرگرداں ہوتا ہے جب ہاتھ پاؤں مارتا ہے تو ہر طرف سے قرآن وحدیث کی آوازیں آنے لگتی ہیں۔ وہ حیران و پریشان ہو جاتا ہے اور بے ساختہ پکار اٹھتا ہے کہ

؎ جاؤں تو جاؤں کہاں ؟

کیونکہ ہر مولوی کوئی نہ کوئی ایسی روایت پیش کرتا ہے جس کا راوی لاہور کے راوی سے بھی زیادہ نقصان دہ ہوتا ہے۔ لاہور کا راوی تو صرف مکان بہا کر لے جاتا ہے لیکن آج کل کی من گھڑت روایتوں کا راوی ایمان کو بہا کر لے جاتا ہے۔ بے چارے حق کے متلاشی کو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ فرقوں میں قرآن مجید اور حدیث نبوی کا خاطر خواہ اہتمام نہیں کیا جاتا بلکہ ضعیف، منکر اور موضوع روایات کے ساتھ ساتھ خود ساختہ فقہ، قیاس، رائے، فتوے اور اقوال الرجال کی آمیزش کر کے دینِ اسلام کو مسخ کیا جاتا ہے۔ کم علم اور بے علم حضرات کو معلوم نہیں ہوتا کہ فرقہ کون ہے اور جماعت کونسی ہے؟ عذاب کس میں ہے اور نجات کس میں ہے؟ ظاہری آرائش و زیبائش کو دیکھ کر کوئی کسی کو حق پر سمجھنے لگتا ہے اور کوئی کسی کو۔

ایسے حالات میں جب کہ فتنوں کا دور ہو، فرقے عروج پر ہوں اصل اسلام پر دبیز پردے پڑ چکے ہوں، ایک اسلام کے کئی اسلام بن چکے ہوں۔ وقت کا اہم ترین تقاضا ہے کہ فرقوں میں "الجماعۃ" کی نشاندہی کی جائے، جماعت کی خوبیاں بیان کی جائیں، فرقہ بندی کے نقصانات کو اجاگر کیا جائے تاکہ عوام الناس پر حق واضح ہو اور وہ جہنم کا ایندھن بننے سے بچ جائیں ورنہ قیامت کے دن مسلمین کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا کہ انہوں نے فرقہ بندی جیسے شرک اور کفر سے آگاہ کیوں نہ کیا؟

لہٰذا مختصر سی پہچان اور تعارف حاضر خدمت ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ معنی و مفہوم کے لحاظ سے فرقہ کسے کہتے ہیں اور اس حقیقت پر بھی غور کیا جائے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بندی کو حرام، شرک اور کفر سے تعبیر کیا ہے اور اس گھناؤنے جرم میں ملوث ہونے

والے کا ٹھکانہ جہنم قرار دیا ہے۔

فَرَقَ	جدا کرنا	فَرَّقَ تَفْرِيْقًا	تقسیم کر کے جدا کرنا
تَفَرَّقَ تَفَرُّقًا	متفرق راستوں پر چلنا	اَلْفَرْقُ	مانگ نکالنا
اَلْفُرْقَةُ وَالْفِرَاقُ	جدائی	اَلْفِرْقَةُ	لوگوں کی ٹولی
اَلْفِرْقُ	گروہ	اَلْفَرِيْقُ	آدمیوں کا گروہ
اَلْفَارِقُ	بادل کا وہ ٹکڑا جو دوسرے بادلوں سے علیحدہ ہو۔		

(المنجد عربی اردو ۔ مترجم محمد رضی عثمانی)

درج بالا تمام مطالب ومعانی کا خلاصہ، لب لباب اور مفہوم بالکل واضح ہے کہ فرقہ کا اطلاق، متفرق ہونا اور گروہ بنانا وغیرہ پر ہوتا ہے۔ مزید برآں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صراط مستقیم سے ہٹ جانے کو بھی تفریق فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:۔

خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ مُتَفَرِّقَةٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ قَرَاَ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ (رواہ احمد وحاکم فی المستدرک وسندہ صحیح)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے ایک خط کھینچا پھر فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے پھر اس کے دائیں بائیں چند خطوط کھینچے اور فرمایا یہ (ایسے) متفرق راستے ہیں جن پر شیطان ہے جو اپنی طرف بلا رہا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:۔ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ (انعام۔۱۵۳) بیشک یہ میرا سیدھا راستہ ہے اس راستہ کی پیروی کرنا اور دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرنا ورنہ یہ راستے تم کو اللہ کے راستے سے بھٹکا دینگے۔

الغرض اللہ تعالیٰ کے راستے (صراط مستقیم) سے ہٹ جانے، متفرق ہو جانے اور اختلاف کرنے ہی سے فرقہ بندی کی ابتداء ہوتی ہے۔

اب کچھ تذکرہ اس جماعت کا بھی سن لیں جسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے "الجماعۃ" کہہ کر فرقوں سے ممتاز کر دیا تھا بلکہ چند امتیازی اوصاف کی نشاندہی فرما کر حجت تمام کر دی تھی تاکہ

فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا۔ — تمام فرقوں سے الگ رہو۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

پر آسانی سے عمل ہو سکے اور کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ سب کے پاس حق ہے یا ہمیں جنت میں جانے والی جماعت کا علم نہ ہو سکا ورنہ ہم ضرور فرقوں سے کنارہ کشی اختیار کر کے

تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ — جماعت المسلمین اور ان کے امام سے چمٹے رہو۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

پر عمل کرتے۔ الجماعۃ میں مندرجہ ذیل امتیازی اوصاف کا ہونا لازمی ہے اور یہی فرقہ اور جماعت میں امتیاز ہے۔

الجماعۃ کی امتیازی خصوصیات

نام — اللہ تعالیٰ نے اپنے ماننے والوں کا نام مسلمین رکھا ہے۔

هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا (حج - ۷۸) — اللہ نے تمہارا نام مسلمین رکھا ہے قرآن مجید میں بھی اور اس سے پہلے والی کتابوں میں بھی۔

یہی وجہ ہے کہ الجماعۃ کا ہر فرد صرف مسلم ہوتا ہے اور اس کا کوئی فرقہ وارانہ نام یا پہچان نہیں ہوتی۔

اجتماعیت — اسلام اور اجتماعیت چونکہ لازم و ملزوم ہیں جیسا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :-

عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَاِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ (ترمذی و مستدرک حاکم سندہ صحیح) — جماعت کو لازم پکڑو اور علیحدگی سے بچو اس لئے کہ شیطان ایک (آدمی) کے ساتھ ہوتا ہے اور دو (آدمیوں) سے دور ہو جاتا ہے۔

لہٰذا جماعت کا ہونا لازمی ہے۔ لیکن جماعت کا نام بھی وہی قابل قبول ہوگا جس کا ثبوت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک میں ہو نہ کہ خود ساختہ جماعتیں۔
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

① تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اِمَامَهُمْ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)
جماعت المسلمین اور اس کے امام کو لازم پکڑو۔

② فَاَمَّا الْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ (صحیح بخاری)
حائضہ عورتیں بھی جماعت المسلمین کے ساتھ (عیدگاہ) میں حاضر رہیں۔

گویا کہ مسلمین کی اجتماعیت کا نام "جماعت المسلمین" ہی ہونا چاہیئے خواہ کوئی سا بھی دور ہو نہ کہ کسی مکتب، مسلک اور مذہب کے ماننے والوں کا فرقہ وارانہ اور خود ساختہ نام۔
یہاں یہ بات بھی روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ فرقوں میں "الجماعۃ" جماعت المسلمین ہی ہوتی ہے نہ کہ کوئی اور خود ساختہ جماعت۔

ضابطۂ حیات

جماعت المسلمین کا ضابطہ حیات صرف منزل من اللہ شریعت (قرآن مجید اور احادیث نبوی) ہی پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کے پاس کسی فتوے، رائے اور قیاس کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔

امام جماعت

کسی بھی اجتماعیت کا امیر کے بغیر ہونا شتر بے مہار کی مانند ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء ہے کہ جنگل ہو یا سفر بغیر امیر کے نہ رہا جائے۔

① اِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِيْ سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوْا اَحَدَهُمْ (ابی داؤد۔ مسند ابی یعلیٰ سندہ صحیح)
جب تین آدمی سفر کے لئے نکلیں تو انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں۔

② لَا يَحِلُّ لِثَلَاثَةٍ نَفَرٍ يَكُوْنُوْنَ بِاَرْضِ فَلَاةٍ اِلَّا اَمَّرُوْا عَلَيْهِمْ اَحَدَهُمْ (مسند احمد وسندہ حسن)
تین آدمیوں کے لئے حلال نہیں کہ کسی جنگل میں رہیں مگر یہ کہ اپنے میں سے کسی کو اپنا امیر بنالیں۔

③ مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ اِمَامُ جَمَاعَةٍ فَاِنَّ مَوْتَتَهُ مَوْتَةٌ
جو شخص اس حال میں مرا کہ اس پر امام جماعت نہ ہو تو اس کی موت جاہلیت کی

جَاهِلِيَّةً (مستدرک حاکم وسندہ صحیح) موت ہوگی۔

④ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً (صحیح مسلم)

اور جو شخص اس حالت میں مرگیا کہ اس کی گردن میں (امیر) کی بیعت نہیں تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) "جماعت المسلمین اور ان کے امام کو لازم پکڑو" کا حکم فرما کر ایک مسلم کے لئے جماعت اور امام کو لازمی قرار دے دیا۔

اطاعت امیر

کسی بھی تنظیم، ادارے یا اجتماعیت میں سربراہ یا امیر کی اطاعت لازمی ہوتی ہے اور نظم وضبط کا تقاضا بھی یہی ہے ورنہ سربراہ کٹھ پتلی بلکہ شو پیس (SHOW PIECE) بن کے رہ جاتا ہے اور اجتماعیت مچھلی مارکیٹ کا سماں پیش کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں اطاعتِ امیر فرض ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (نسآء ۔ ۵۹)

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں سے صاحب امر (امیر) ہوں ان کی اطاعت کرو۔

مزید اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مبارک بھی امیر کی اطاعت کو تقویت پہنچانے کے لئے کافی ہے:۔

مَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ (صحیح مسلم)

جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

البتہ امیر کی اطاعت مشروط ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ اَوْ كَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

مسلم آدمی پر (امیر کا حکم) سننا اور اطاعت کرنا لازمی ہے خواہ اسے وہ (حکم) پسند ہو یا ناپسند (اس شرط کے ساتھ کہ) اسے گناہ

کا حکم نہ دیا جائے۔

اسلام پر عمل

جماعت المسلمین کی پہچان کے لئے درج ذیل خوبی کا ہونا بھی لازمی ہے کہ وہ

اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً (بقرہ ۲۰۸) اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔

کے تحت اسلام کے ہر گوشے اور ہر پہلو پر عمل کرتی ہو، نہ کہ فرقوں کی طرح کسی ایک ہی مسئلے کو لے کر بیٹھ جائے اسی کی تبلیغ ہو اسی کا پرچار بلکہ تمام تر توانائیاں اسی پر خرچ ہوں اور باقی اسلام کا اللہ حافظ۔

شرک سے نفرت

اللہ تعالیٰ کے درج ذیل فرمانِ مبارک

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ (نسآء ۔ ۴۸)

بیشک اللہ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے علاوہ ہر گناہ کو بخش دے گا جس کے لئے چاہیگا۔

کو سامنے رکھتے ہوئے جماعت المسلمین ہر قسم کے شرک کو ظلم عظیم اور ناسور سمجھتے ہوئے اس سے سخت نفرت کرتی ہے۔

اطاعتِ رسول

جماعت المسلمین کے امتیازی اوصاف میں اس صفت کا ہونا بھی بہت ضروری ہے کہ وہ

① اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (نور ۔ ۵۶)

رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

② وَاتَّبِعُوْہُ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ (اعراف ۔ ۱۵۸)

اور رسول کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ

اور

③ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (احزاب ۔ ۲۱)

تمہارے لئے اللہ کے رسول (کی سیرت) میں بہترین نمونہ ہے۔

کی روشنی میں اطاعتِ رسول کو فرض سمجھتے ہوئے ترکِ سنت کو گناہ سمجھتی ہو بلکہ فرقوں کی طرح یہ نہ کہے کہ "سنت ہی تو ہے۔ عمل کرو تو اچھا ہے نہ کرو تو کوئی حرج نہیں"۔ اسی طرح اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی اور گستاخی تو کجا اس کے تصور

کو بھی کفر سمجھتی ہو۔

فرقوں سے بیزاری

جماعت المسلمین کے لئے لازم ہے کہ وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان : فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا (صحیح بخاری و صحیح مسلم) (تمام فرقوں سے الگ رہو) کے پیش نظر سب فرقوں سے بیزار رہے۔ جو لوگ درج بالا خوبیوں اور خصوصیات کے حامل نہیں اور انہیں ان پر عمل کرنے کی توفیق نہیں وہ فرقہ تو ہو سکتے ہیں لیکن "الجماعۃ" کہلانے کے قطعی حقدار نہیں خواہ خود ساختہ اجتماعیت کے علمبردار ہی کیوں نہ ہوں۔ فرقوں کے لئے انتہائی غور کا مقام ہے بلکہ ان سے بیزاری اور نفرت کی انتہا ہے کہ اگر جماعت المسلمین موجود نہ ہو تب بھی فرقوں سے الگ اور لاتعلق ہی رہنا پڑے گا خواہ موت ہی کا سامنا کیوں نہ کرنا پڑے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں اسلام اور فرقوں کی راہیں الگ الگ ہو جاتی ہیں۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے پوچھنے پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ٹوک الفاظ میں فرمایا کہ

فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَٰلِكَ
(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

تمام فرقوں سے الگ رہنا خواہ تمہیں درخت کی جڑیں ہی کیوں نہ چبانی پڑیں حتیٰ کہ جب تمہیں موت آئے تو اس حال میں کہ تم کسی فرقے میں نہ ہو۔

اتمامِ حجت

دعوتِ حق کے دوران مخالفین غلط فہمی یا کم فہمی کی بناء پر یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ آپ نے کونسا کارنامہ انجام دیا؟ آپ نے بھی تو جماعت المسلمین کے نام سے ایک نیا فرقہ بنا ڈالا۔ بعض نے تو کج فہمی کی انتہا کر دی اور ہٹ دھرمی کا ایسا مظاہرہ کیا کہ جماعت المسلمین کے خلاف "الفرقۃ الجدیدہ" نامی کتابچہ بھی لکھ ڈالا۔ کاش! یہ لوگ اپنے آپ پر ترس کھاتے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل فرمانِ مبارک پر غور کر لیتے۔ فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو فرمایا :-

تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ
(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

جماعت المسلمین اور ان کے امام سے چمٹے رہنا۔

صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا :-

فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ؟ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

اگر جماعت المسلمین اور ان کا امام نہ ہو (تو میں کیا کروں)؟

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

ایسی حالت میں تم تمام فرقوں سے الگ ہو جانا خواہ تمہیں درخت کی جڑیں ہی کیوں نہ چبانی پڑیں حتیٰ کہ تمہیں موت بھی آئے تو اس حالت میں کہ تم (کسی فرقے میں نہ ہو)

ملاحظہ فرمایا آپ نے فرقوں میں جماعت المسلمین کو ممتاز کرنے کی سورج سے زیادہ روشن اور چاند سے زیادہ چمکدار اور شفاف دلیل ہے۔ ورنہ آپ کہہ سکتے تھے کہ کسی بھی اسلام پسند جماعت میں شامل ہو جانا۔ اگر جماعت المسلمین کو بھی ایک فرقہ مان لیا جائے تو پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم "جماعت المسلمین سے چمٹے رہنا" کا کیا مطلب ہے؟ کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کسی فرقے کے ساتھ منسلک ہونے کا حکم دے سکتے ہیں؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہنمی ٹولے کے ساتھ چمٹنے کا حکم دے سکتے ہیں؟ کیونکہ فرقوں کا ٹھکانہ جہنم ہے (ابوداؤد)

لہٰذا جماعت المسلمین ببانگ دہل کہتی ہے کہ جنتی فرقہ " الجماعة " یعنی جماعت المسلمین ہی ہے۔ اسی لئے تو جماعت المسلمین اور اس کے امام سے چمٹے رہنے کا حکم دیا گیا۔ فرقوں میں جماعت المسلمین کا یہی امتیاز ہے جو کسی اور جماعت یا فرقے کو حاصل نہیں ہے اور یہ اتمام حجت ہے۔

ویسے بھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل فرمان کی روشنی میں کسی ایمان والے کو زیب نہیں دیتا کہ وہ جماعت المسلمین کے معاملے میں خیانت کرے اور اس سے دور رہے :-

ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالطَّاعَةُ لِذَوِي الْأَمْرِ وَلُزُومُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ (مستدرک، المعجم الکبیر

تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے معاملہ میں مومن کا دل خیانت نہیں کرتا :-

(۱) اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کو خالص کرنا۔

(۲) امیروں کی اطاعت کرنا (۳) اور

(طبرانی۔ سند صحیح)۔ جماعت المسلمین سے چمٹے رہنا۔

الغرض اس پر فتن دور میں صرف جماعت المسلمین ہی ہے جو "الجماعۃ" کے تمام تقاضے پورے کر رہی ہے اور وہ تمام خوبیاں اس میں بدرجہ اتم موجود ہیں جو ایک جنتی فرقہ کو درکار ہوتی ہیں۔

اب ہر شخص کے لئے لازم ہے کہ وہ موجودہ فرقوں میں "الجماعۃ" (جماعت المسلمین) کو پہچانے اور فوراً اس کے ساتھ منسلک ہو جائے کیونکہ اسی میں فلاح ہے اور اسی میں نجات ہے۔ کیا خبر کب موت آجائے؟ اگر فرقوں میں رہتے ہوئے موت آگئی تو جہنم کے سوا کچھ نہیں (ابوداؤد)۔ ہم نے تو

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ (یٰس ۔ ۱۷)
اور ہمارے ذمہ تو صاف صاف پہنچا دینا ہے۔

کی روشنی میں اپنا حق ادا کر دیا ہے تاکہ

لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ (انفال ۔ ۴۲)
جس کو ہلاک ہونا ہے (اتمام) حجت کے بعد ہلاک ہو اور جس کو زندہ رہنا ہے (اتمام) حجت کے بعد زندہ رہے۔

اس کے بعد تو صرف یہی کہا جا سکتا ہے کہ اے اللہ فرقہ بندی جیسے موذی مرض سے بچا اور جماعت المسلمین سے وابستہ رکھ اور موت دے تو اس حال میں کہ ہم مسلم ہوں۔

جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جواب دیجئے

① کیا آپ حقیقی اسلام کی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں ؟

② کیا آپ کو فرقہ بندی سے واقعی نفرت ہے ؟

③ کیا آپ فرقہ بندی سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں ؟

④ کیا آپ ایک اُمّتِ واحد بن کر اس سرزمین پر اللہ تعالیٰ کے احکامات نافذ کرنا چاہتے ہیں ؟

⑤ کیا آپ لاعلمی کی تاریکیوں سے نکل کر علم وعمل کی روشنی میں آنا چاہتے ہیں ؟

⑥ کیا آپ زندگی کے ہر شعبہ میں کامل اور محفوظ دینِ اسلام پر عمل پیرا ہونا چاہتے ہیں ؟

⑦ کیا آپ اپنی پوری زندگی میں فکری اور عملی انقلاب لانا چاہتے ہیں ؟

⑧ کیا آپ موت کے بعد ملنے والی زندگی کے لئے تیاری کرنا چاہتے ہیں ؟

اگر آپ کا جواب "ہاں" میں ہے تو آئیے !

آج ہی سے ہماری کتابوں کا مطالعہ

شروع کر دیجئے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم صرف ایک یعنی : اللہ تبارک وتعالےٰ .. اللہ کے سوا کوئی نہیں

ہمارا امام صرف ایک یعنی : محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .. فرقہ وارانہ امام نہیں

ہمارا دین صرف ایک یعنی : اللہ کا پسند کردہ دین اسلام .. فرقہ وارانہ مذہب نہیں

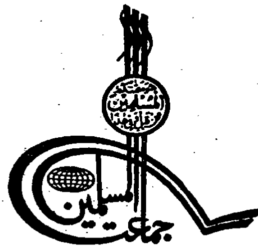
ہمارا نام صرف ایک یعنی : اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین .. فرقہ وارانہ نام نہیں

بنیاد محبت صرف ایک یعنی : اللہ تعالےٰ سے تعلق .. دنیوی تعلقات نہیں

وجہ افتخار صرف ایک یعنی : ایمان باللہ العظیم .. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔
تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

جماعت المسلمین



JAMAAT-UL-MUSLIMEEN [INDIA]

[Preaching pure and unadulterated Islam]

www.india.aljamaat.org

**Flat #204, Saleem Masood Complex,
Nizam Colony, Toli chowki,
Hyderabad – 500 008 (A.P.)
Cell: 9246343676 / 7396620946**